بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۸ شعبان ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۷ ظہور ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۷ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۹۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے

اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے

(۱) "میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے۔ میں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔"

(لیکچر لدھیانہ صـ۱۲ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵)

(۲) "اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے کہ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔" (تریاق القلوب صـ۳)

(۳) "اے دوستو! یقیناً یاد رکھو کہ دنیا میں سچا مذہب جو ہر ایک غلطی سے پاک اور ہر ایک عیب سے منزّہ ہے صرف اسلام ہے۔ یہی مذہب ہے جو انسان کو خدا تک پہنچاتا اور خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاتا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۶ صـ۱۵۴)

(۴) "ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اُس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اُس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے ..... ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریمؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔"

(تتمہ چشمہ معرفت صـ۱۰۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳ اگست ۱۹۳۸ء کو مبلّغین اسلام کے اعزاز میں منعقدہ ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ ایک مومن کے ساتھی جب تک زندہ رہتے اور دین کی خدمات سرانجام دیتے ہیں مرنے والے کو اس حیثیت سے جس میں وہ مرا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا ہے کہ ایسے موقع پر جو شہادت پا جائیں ان کو زندہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہید کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ بہت جلد اعلیٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے اس لئے نہیں کہ تھوڑی خدمت سے بڑے بڑے اعلیٰ مدارج حاصل ہو جاتے ہیں بلکہ اس لئے کہ تھوڑے دن خدمت کر کے وہ اسی راہ میں جان دے دیتا ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اسکے نیک اعمال کا تسلسل جاری رہتا مگر خدا تعالیٰ نے اپنے منشاء کے ماتحت اسے توڑا اور اسے شہادت دے دی تاکہ بعد کے آنے والے زندہ رہیں۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے اعمال جاری رہتے ہیں۔ وہ جن کے ساتھ زندگی میں مل کر کام کرتے تھے ان کے اعمال جس قدر ثواب کے مستحق ہونگے اسی قدر ثواب شہادت پانے والوں کو بھی ملے گا۔ یعنی جس درجہ اور جس درجہ کی قربانی کرنے والا کوئی شہید ہوگا اسی درجہ کے مطابق اسے انعام ملیں گے اور موت ان کو اس سے محروم نہیں کر سکے گی۔ دیکھو بعض صحابہؓ ایسے تھے کہ انہیں اسلام لائے دو چار ہی دن گزرے تھے کہ لڑائی میں شہادت پا گئے کیا ان کے اعمال ختم ہو جائیں گے ہرگز نہیں بلکہ ان کو اس وقت تک وسعت دی جائے گی جب تک کہ ان کے ساتھ کے صحابہؓ زندہ ہیں۔

غرض دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے اور جنہیں یہ حاصل ہو ان کی قدر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونی چاہیئے ..... یہ روح اور یہ ولولہ ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے اور ایک ایک طالب علم کے ذہن نشین

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبد الحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷؍ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

دُعا کرنے کا طریقۂ حسنہ

خدائی جماعتوں کی کامیابی کا انحصار دُعاؤں پر ہوتا ہے۔ سو وہ دعاؤں سے ایک لحظہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتیں۔ وہ رسمی طور پر دعائیں نہیں کرتیں بلکہ دِلی جوش اور درد و الحاح سے اپنے رب کو پکارتیں اور اُس سے اس کی نُصرت طلب کرتی ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ خدا تعالیٰ مضطر کی دعا کو ضرور سنتا ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ؕ (النمل آیت ۶۳)

(نیز بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا سُنتا ہے۔ جب وہ اُس (یعنی خدا) سے کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دُور کر دیتا ہے اور وہ تم کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادرِ مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خدائی جماعتوں کے افراد کیوں نہ دِلی جوش، تضرّع اور درد و الحاح سے دعائیں کریں جبکہ وہ صحیح معنوں میں مضطر ہوتے ہیں۔ ایک دنیا انکی مخالف ہوتی ہے اور انہیں کالعدم کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھی ہوتی ہے، دنیا میں کوئی ان کا یار و مددگار نہیں ہوتا، بجز تائید و نصرت ایزدی کے اُور تمام دروازے ان کیلئے مسدود ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ درد و اضطراب کے عالم میں اپنے خدا کے حضور جھکتے اور اُسی سے اسکی مدد و نصرت طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ حسب وعدہ اسکی نصرت آتی ہے اور ضرور آتی ہے اور "اِک عالم کو اُور ہی عالم دکھاتی ہے"۔

اس ضمن میں سب سے اعلیٰ درجہ کی دعا جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سکھائی ہے وہ سورۃ فاتحہ ہی ہے۔ یہ نہ صرف اپنی ذات میں ایک نہایت ہی عظیم الشان دعا ہے بلکہ دعا میں دِلی جوش اور درد و اضطراب پیدا کرنے کا بھی ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر اس دعا کا اس کے معانی و مطالب اور اس میں پوشیدہ معارف کو ذہن میں رکھ کر پوری توجہ اور حضورِ قلب کے ساتھ ورد کیا جائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ درد و اضطراب اور تضرّع و الحاح کی کیفیت انسان پر وارد نہ ہو۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس نکتۂ معرفت پر کہ سورۃ فاتحہ دعا کے لوازم کو پیدا کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے بڑے ہی وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اِس نکتۂ معرفت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے اِس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایسا طریقۂ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوبتر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ دو امور جمع ہیں جو دعا میں دِلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیت دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دِلی جوش کے محرک ہیں وہ اسکے خیال میں حاضر ہوں۔ اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دِلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں:۔

(۱) ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہاء تک اپنے وجود اور بقاء کیلئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اُسی کو خیال کرنا۔

(۲) دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا۔

یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتوان اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

سو سورہ فاتحہ کے ابتداء میں جو اللہ تعالیٰ کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامد کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کا رب اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے۔ پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا کہ سب قدرت اُسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک فیض اسی کی طرف سے ہے اور اپنی اِس قدر عظمت بیان کی کہ دنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر ایک چیز کا علت العلل اور ہر ایک فیض کا مبدء اپنی ذات کو ٹھہرایا جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت کے بدوں کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں۔" (براہین احمدیہ ۴۷۶، ۴۷۷ حاشیہ ۱۱)

دعا میں دِلی جوش پیدا کرنے والے یہ دو محرکات اللہ تعالیٰ کی صفات ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت یوم الدین کی حقیقی معرفت کے نتیجہ میں بروئے کار آتے ہیں۔ ان کے لازمی نتیجہ کے طور پر دعا میں ان دو محرکات کے علاوہ جس تیسری چیز کا ہونا ضروری ہے وہ ہے تذلّل۔ چنانچہ تذلّل کی کیفیت کو اُبھارنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی دعا سکھائی ہے یہ دعا بذاتِ خود تذلّل کو ابھارنے والی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور پھر بندے کو تذلّل کی تعلیم دی اور فرمایا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مبدء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں، آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شامل حال نہ ہو۔" (ایضاً)

چوتھی چیز دعا کے لوازم میں سے محبت الٰہی کے زیر اثر کمال محویت ہے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سکھلائی ہے۔ استقامت کہتے ہی فنافی اللہ اور کمال محویت کو ہیں۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"اسی (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خود اپنی ذلت اور عاجزی کے تصوّر) کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالم بیخودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی مکدر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذات عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور وہی ذات رحمتِ کُل اور ہر ایک ہستی کا ستون اور ہر ایک درد کا چارہ اور ہر ایک فیض کا مبدء دکھائی دیتی ہے۔ آخر اس سے ایک صورت فنافی اللہ کی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادہ کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اُس ہستی حقیقی کی شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے۔ اس حالت کا نام خدا نے صِراط مستقیم رکھا ہے جس کی طلب کیلئے بندہ کو تعلیم فرمایا اور کہا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی وہ راستہ فنا اور توحید اور محبتِ الٰہی کا جو آیات مذکورہ بالا سے مفہوم ہو رہا ہے وہ ہمیں عطا فرما۔ اور اپنے غیر سے بکلّی منقطع کر۔" (ایضاً)

الغرض سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا وہ طریقۂ حسنہ بتلایا ہے جو دعا میں بے انتہاء دِلی جوش پیدا کرنے والا اور رحمتِ الٰہی کو جذب کرنے والا ہے۔ اِسی لئے سورۃ فاتحہ سے بڑھ کر اور کوئی دعا نہیں اور اس سے بڑھ کر مقبول دعاؤں کی توفیق عطا کرنے والا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اسی لئے سورۃ فاتحہ کا بکثرت ورد مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں مذہب کی آزادی

نذیر احمد خادم لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ

مذہبی آزادی ہر انسان کا بنیادی حق ہے جسے اسلام نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کی ضمانت بھی دیتا ہے اسلام آزادی ضمیر اور حریت خیالات و افکار کا سب سے بڑا علمبردار اور انسان کے بنیادی حقوق کا بے مثال ترجمان ہے۔

اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات سب دینوں سے اعلیٰ اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں جن میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق واضح ہدایات موجود ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے تین بنیادی سرچشمے ہیں۔ اول قرآن کریم جو کامل ترین اور آخری شریعت ہے جس کے ہم مرتبہ روئے زمین پر کوئی کتاب نہ ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔ دوم سنت جس سے مراد مقدس بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فعلی روش اور عملی نمونہ ہے سوم حدیث جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و اقوال پر مشتمل ہے قرآن مجید کلام اللہ ہے جس کا ہر لفظ اور ہر آیت قیامت تک موجب ہدایت اور واجب العمل ہے اور جو ہر قسم کے شک و شبہ اور ریب سے پاک ہے موضوع زیر نظر کے بارہ میں سب سے پہلے ہم قرآن حکیم سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام بجا طور پر اس امر کا دعویدار ہے کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ (آل عمران ع۲) اللہ کے نزدیک اصل اور کامل دین صرف اسلام ہے اور یہ کہ

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران ع۹) "جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا" ہر مسلمان کا اس پر پختہ طور پر ایمان ہے کہ قیامت تک نسل آدم کے لئے حقیقی نجات کا ضامن صرف دین اسلام شریعت قرآن اور کلمہ توحید و رسالت۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ایمان ہے لیکن اس کے باوجود اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ بالجبر کسی انسان کو مسلمان بنائیں، سختی کے ساتھ اس کے عقیدہ و مذہب کو تبدیل کریں اور کسی انسان پر زبردستی اس کی اپنی مرضی کے خلاف کوئی اور عقیدہ مسلط کرنے کی کوشش کریں اور اس کی طرف ایسی بات منسوب کریں جس کا وہ دعویدار ہی نہیں کیونکہ اسلام دین فطرت ہونے کی حیثیت سے اس حقیقت کو خوب جانتا ہے کہ تلوار کی دھار سے کسی کی گردن جھکائی اور کاٹی تو جا سکتی ہے اور وقتی طور پر اس کی زبان سے خلاف مرضی بات بھی نکلوائی جا سکتی ہے۔ مگر اس کی ضمیر نیت اور دل کو کسی ایٹم بم سے بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا بلکہ انسان کے خیالات کو بدلنے اس کی فکر اور سوچ کا رُخ موڑنے اور اس کے دل کو جیتنے کے لئے ٹھوس اور پُرحکمت دلائل اور محبت اور اخلاق کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ قرآن کریم نے جہاں ایک طرف حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو تبلیغ دین کے بارے میں یہ حکم دیا: يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدہ ع۱۰) کہ اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو کلام بھی تجھ پر اتارا گیا ہے اُسے لوگوں تک پہنچا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کا پیغام (بالکل ہی نہیں) پہنچایا۔ وہاں دوسری طرف اس امر کی بھی تاکید فرماتی ہے کہ سختی سے کسی کے عقیدہ کو تبدیل کرنا تو ایک طرف زبانی دعوت و تبلیغ میں بھی کوئی سخت کلامی نہ ہو بلکہ احسن طریق گفتگو اختیار کیا جائے اور بحث کے وقت اخلاق تہذیب کا دامن نہ چھوٹنے پائے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

(۱) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (النحل رکوع ۱۶)

کہ اے رسول! تو لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کی راہ کی طرف بلا۔ اور اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو اُن سے اُن کے اختلافات کے متعلق بحث کر۔ تیرا رب ان کو بھی جو اس کی راہ سے بھٹک گئے ہوں سب سے بہتر جانتا ہے اور اُن کو بھی جو ہدایت پاتے ہیں۔"

(۲) وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ۔ (حٰم السجدہ ع۵)

"نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ تیرے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔"

اسلام اپنے عالمگیر اور دائمی پیغام کی تبلیغ و اشاعت اور تشہیر و ترویج کے لئے محبت، حکمت، دلائل حسنہ، دلنشین وعظ و نصیحت اور احسن طریق بحث کو اختیار کرنے کی تاکید تو فرماتا ہے لیکن بزور شمشیر کسی کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا چنانچہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس اصول کو بیان کر دیا گیا ہے۔

(۱) لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ (البقرہ ع۳۴)

ترجمہ: "دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں (کیونکہ) ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔"

(۲) وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ (الکہف ع۴)

ترجمہ اور (تو لوگوں کو) کہہ دے کہ یہ سچائی تمہارے رب کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے۔"

مذہب ضمیر اور فکر کی آزادی کا اس سے زیادہ واضح اعلان اور تحفظ ممکن ہی نہیں جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو دنیا کے ہر شخص کو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں بھی مجبور کر کے دائرہ اسلام میں داخل کر دیتا مگر وہ حکیم آسمانی آقا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اشرف المخلوقات انسان سے اس کی عقل اور فکر اور تدبر کی قوتوں کو چھین کر اور بصیرت کو سلب کر کے اُسے اپنے دین حق میں داخل کر لیتا ایسے ایمان کا بھلا فائدہ ہی کیا اور پھر انسان اس کی قدر بھی کیا کر سکتا ہے اور ایسے ایمان پر اسے کیا اجر مل سکتا ہے جو عقل و ہوش سے عاری کر کے جبراً اس کی جھولی میں ڈال دیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

(۳) وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (یونس ع۱۰)

ترجمہ:- اور اگر اللہ ہدایت کے معاملہ میں (دخل دے کر) اپنی مشیت کو نافذ کرتا تو جس قدر لوگ زمین پر موجود ہیں وہ سب کے سب ایمان لے آتے (پس خدا بھی مجبور نہیں کرتا) تو کیا تو لوگوں کو (زبردستی) مجبور کرے گا کہ وہ مومن بن جائیں۔"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور ہر زمانہ میں آپ کے متبعین کا اللہ تعالیٰ نے یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنے نیک نمونہ مضبوط و جامع دلائل اور محبت و پیار کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کو جاری رکھیں اور دعوت حق کے اہم فرض میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں لیکن جہاں تک کسی شخص کے اسلام قبول کرنے اور ہدایت پانے کا تعلق ہے اور اس چیز کو خدا نے اپنے ہی ہاتھ میں رکھا ہے وہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول

(۴) اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (القصص ع۶)

"تو جس کو پسند کرے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے۔ کہ اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡھُدٰی ۝ یعنی ہدایت، دینا میرے ذمہ ہے اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ :۔

(۵) فَذَکِّرۡ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ ؕ لَسۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ ۙ اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰی وَ کَفَرَ ۙ فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ الۡعَذَابَ الۡاَکۡبَرَ ؕ اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَہُمۡ ؕ

(سورۃ الغاشیۃ)

ترجمہ :۔ پس نصیحت کر کہ تو تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ تو ان (لوگوں) پر داروغہ کے طور پر مقرر نہیں ہے۔ مگر جس نے پیٹھ پھیری اور کفر کا مرتکب ہوا ان کے نتیجہ میں اللہ اسے سب سے بڑا عذاب دے گا۔ یقیناً انہیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔ پھر ان سے حساب لینا بھی یقیناً ہمارا ہی کام ہے۔"

(۶) وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۝ قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اَنۡ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ۝

(الفرقان ع ۵)

ترجمہ : "(اے رسولؐ) اور ہم نے تو تجھے صرف بشارت دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنایا ہے تو ان سے کہدے کہ میں تم سے اس (یعنی خدا کا پیغام پہنچانے) کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے چاہے تو اپنے رب کی طرف جانے والی راہ کو اختیار کر لے اور یہی میرا بدلہ ہوگا"۔

(۷) وَاِنۡ کَانَ کَبُرَ عَلَیۡکَ اِعۡرَاضُہُمۡ فَاِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَبۡتَغِیَ نَفَقًا فِی الۡاَرۡضِ اَوۡ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاۡتِیَہُمۡ بِاٰیَۃٍ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَجَمَعَہُمۡ عَلَی الۡہُدٰی فَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ۝

(الانعام ع ۴)

ترجمہ :۔ "اور اگر ان (کافروں) کی روگردانی تجھ پر گراں گذرتی ہے تو اگر تجھ میں طاقت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی کی تلاش کر سکے (اور) پھر ان کے لیے کوئی نشان لا سکے (تو بیشک ایسا کر) اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو ضرور ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تو نادانوں میں سے ہرگز نہ بن۔"

پس قرآن مجید کی یہ تمام آیات ہر انسان کی فکر و ضمیر اور عقیدہ و مذہب کی آزادی کا اعلان کر رہی ہیں اور ان سے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ اسلام پُر امن طریق کو اختیار کر کے تبلیغ کے کام کو ہمیشہ جاری رکھنے کی تو تاکید کرتا ہے مگر کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ زور و جبر کے ساتھ اسلام میں کسی کو داخل کرے یا کسی کی مرضی کے خلاف کوئی عقیدہ اس پر مسلط کرے۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کے پیغام کو کھول کر پہنچانے کی تو اپنے ماننے والوں کو بار بار تلقین فرمائی ہے مگر ہدایت دینا اپنے ذمہ رکھا ہے وہ اگر چاہتا تو دنیا کا کوئی انسان بھی دائرہ اسلام سے باہر نہیں رہ سکتا۔ مگر جبری ہدایت سے کسی انسان کی اصلاح نہیں ہو سکتی جب تک انسان کسی چیز کی خوبیوں سے متأثر ہو کر خود علیٰ وجہ البصیرت اُسے قبول نہ کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں رکھا۔

حضور بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوّت و رسالت کے بعد ۲۳ سال تک اسی تعلیم پر عمل فرمایا۔ آپ کی حیات طیبہ سے ایک بھی ایسی مثال نہیں دی جا سکتی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپؐ نے طاقت اور جبر کے ذریعہ کسی کو مسلمان ہونے پر مجبور کیا ہو۔ مستشرقین کی یہ انتہائی زیادتی اور ناانصافی ہے کہ وہ اسلام پر بزور شمشیر پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں اور مسلمانوں میں سے بدقسمتی سے جو لوگ اسلام کے تلوار کے زور سے پھیلنے کا ذکر کرتے ہیں وہ قرآن کے واضح فیصلہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے باوجود اپنی نادانی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ بنا کر بھیجا ہے پس کوئی معقول مسلمان اور صحیح الدماغ شخص یہ رحمت مجسم کے بارہ میں یہ گمان اور تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کہ آپ کے عفو و درگذر کے بے پایاں سمندر میں جبر، سختی اور سزا سے دین اسلام منوانے کا کوئی قطرہ بھی شامل ہے۔ آپ کی محبت و شفقت اور کرم و رحمت کی بارش تو کافر و مومن کے امتیاز کے بغیر دنیا کے ہر انسان پر برستی رہی اور تاقیامت برستی رہے گی۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے صاحب خلق عظیم قرار دیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ بے شمار انسان حضورؐ کے اعلیٰ اخلاق اور بے پایاں محبت کی تلوار سے گھائل ہو کر اسلام کے ثمر آور اور سایہ دار شجر پر بہار کے نیچے جمع ہوئے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عکرمہ رضؓ جو بدترین دشمن اسلام ابوجہل کے بیٹے تھے، ایسے ہی خوش نصیبوں میں شامل ہیں جو حضورؐ کے اخلاق و محبت اور جود و سخا اور کرم بے بہا سے گرویدہ ہو کر اسلام کے مامن عافیت میں داخل ہوئے تھے۔ اسلام کے اصولی تعلیمات اور ضوابط ہی ایسے دلکش حسین و جمیل اور دلنشین ہیں کہ اگر انہیں صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو قلوب خود بخود فتح ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان کے زنگ دور ہونے لگتے ہیں اور روحانیت کی پیاسی روحیں اس آب حیات کی طرف خود بخود کھنچی چلی آتی ہیں۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم مسلمان قرآنی ہدایات کے مطابق احسن رنگ میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ تاقیامت [illegible] جاری رکھیں۔ کما حقہٗ تبلیغ کے بعد بھی جو شخص اسلام قبول نہیں کرتا اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے جس نے صاف طور پر فرمایا ہے۔ کہ ان لوگوں کو عذاب دینا خدا کا کام ہے۔ وہ لوگ خدا ہی کی طرف ہی لوٹ کر آئیں گے اور خدا ہی ان کے اعمال کی پوچھ گچھ کرے گا۔ اور وہی ہر بات کا حساب لیگا۔ خدا نے کسی انسان کو ان امور کو اپنے ہاتھ میں لینے کا اختیار نہیں دیا۔

پس اسلام ایسے دین فطرت کو اپنی تعلیمات کو پھیلانے کے لیے کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ضرورت نہیں بلکہ اسلام کا یہ شمائل و لازوال حسن خود ہی منکران خدا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سیّد ولد آدم۔ ختم المرسلین حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں احسن رنگ میں پھیلانے کا مبارک کام منظم رنگ میں جاری رکھیں یہاں تک کہ دنیا پر ایک ہی مذہب ہو۔ یعنی اسلام اور دنیا کا ایک ہی روحانی پیشوا اور مقتدا ہو یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور دنیا کا ایک ہی خدا ہو

آمین یارب العالمین

وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ

غیر اقوام سے ہمدردی کے متعلق اسلام کی تعلیم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :۔

"اے ہم وطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اُس کا سورج اور چاند اور کئی ایک ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں۔ اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔"

(پیغام صلح ص ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۳):

مسل نمبر ۲۱۷۸۴

میں شیخ حبیب اللہ ولد شیخ عنایت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ شیخ حبیب اللہ ولد شیخ عنایت اللہ صاحب دار العلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ شیخ عنایت اللہ (والد موصی)

گواہ شد:۔ فضل الدین بنگوی وصیت ۲۵۳۰ سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد لائلپور حال ربوہ

مسل نمبر ۲۱۷۸۵

میں محمد بی بی زوجہ شیخ حبیب اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ قیمت -/۲۷۵۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ محمد بی بی زوجہ شیخ حبیب اللہ صاحب دار العلوم شرقی۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ شیخ حبیب اللہ (خاوند موصیہ) گواہ شد:۔ شیخ عنایت اللہ ولد

شیخ خدا بخش صاحب۔ ربوہ۔ وصیت نمبر ۱۴۲۴۵

مسل نمبر ۲۱۷۸۶

میں نواب بی بی زوجہ چوہدری عبد المجید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نواب بی بی زوجہ چوہدری عبد المجید صاحب ۹/۱۸ دار العلوم شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ صوفی عبد الغفور وصیت نمبر ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ فضل الدین بنگوی۔ وصیت نمبر ۲۵۳۰ سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد لائلپور۔ حال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۸۷

میں صفیہ سعیدہ زوجہ شیخ محمد الیاس صاحب قوم شیخ چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ قیمت -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ صفیہ سعیدہ اہلیہ شیخ محمد الیاس صاحب محلہ ظفر آباد۔ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد عنایت اللہ صاحب محلہ ظفر آباد سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد:۔ محمد الیاس (خاوند موصیہ) سیالکوٹ شہر

والدین اپنی اولاد کو وقف کیلئے پیش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے وقف کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو فرمایا کہ:۔

"بہرحال ہمیں واقف چاہئیں مگر بزدل اور جاہل واقف نہیں بلکہ ہر قسم کے شرائط کو خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ....

.... چونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ وسیع کرنے کے لئے ابھی مبلغین کے ایک لمبے سلسلہ کی ضرورت ہے اس لئے میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر وقف زندگی کی تحریک کرتا ہوں اور ماں باپ کو اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب تک ہر باپ یہ اقرار نہیں کرتا کہ میں اپنی اولاد اسلام کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوں۔ جب تک ہر ماں یہ اقرار نہیں کرتی کہ وہ دین کے لئے اپنی اولاد قربان کرنا اپنے لئے سعادت کا موجب سمجھے گی۔ اس وقت تک ہم دین کی ترقی کے لئے کوئی مضبوط اور پائیدار بنیاد قائم نہیں کر سکتے۔ ہم میں سے ہر مرد اور ہر عورت کا یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ اگر دین کے لئے اس کی اولاد قربان ہو جائیگی تو اس کی موت انتہائی سکھ کی موت ہوگی اور اگر سلسلہ کے لئے اس کی اولاد ہر قسم کی قربانی سے کام نہیں لے گی تو اس کی موت کی گھڑیاں انتہائی دکھ اور تکلیف میں گزریں گی۔ یہ ایمان ہے جو ہمارے اندر پیدا ہونا چاہیئے۔ جب تک ہم میں سے ہر مرد اور ہر عورت میں فدائیت اور جان نثاری کا یہ جذبہ پیدا نہ ہو اس وقت تک ہم ایک مضبوط اور ترقی کرنے والی قوم کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔"

(مطبوعہ الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۶۲ء)

جو والدین اپنے بچوں کو اور نوجوان اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ براہ کرم وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وصولی چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ ۱۸ جون تا ۱۸ اگست

گذشتہ دو ماہ میں چندہ تحریک خاص کی مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے۔ یہ وصولی بہت کم ہے۔ تمام لجنات کو اس چندہ کی وصولی کی طرف کما حقہ توجہ دینی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر ممبر اس چندہ میں شامل ہو۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۱) لجنہ باٹاپور۔ ضلع لاہور۔ -/۱۵ روپے	(۶) جمالوالہ کھی ضلع ملتان -/۱۰ روپے
(۲) کوٹ مہتاب خاں ضلع " -/۳۰ "	(۷) ربوہ -/۱۱۶ "
(۳) گوٹھ غلام محمد ۴/۵۰ "	(۸) بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد -/۲۰ "
(۴) چک ۹۸ شمالی سرگودہا -/۱۰ "	(۹) سمبڑیال ضلع سیالکوٹ -/۱۰ "
(۵) لجنہ سکھر -/۹۴ "	(۱۰) اڈہ چھبیل ضلع لاہور ۴/۵۰ "
	(۱۱) چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور -/۱۸۶ "
	(۱۲) لجنہ گولیکی ضلع گجرات ۹/۴۰ "
	(۱۳) چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا ۱۵۰/۰۰ "

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے پھوپھا جان محترم محمد شریف صاحب سابق معلم وقف جدید محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) میں کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد جاوید۔ دار الرحمت شرقی ب ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا غلبہ اور استیلاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مقدر ہو چکا ہے

یہ غلبہ ظاہر ہو کر رہے گا۔ دنیا کی کوئی تدبیر اس غلبہ کے ظہور کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد دنیا میں رونما ہونے والے چار زبردست انقلابات کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے صدہا سال پہلے آدم کے وقت یعنی پہلی روحانی راہنمائی کے وقت جو انسان نے اس سے حاصل کی شیطان کو کہا تھا کہ میرے نیک بندوں پر تیرا داؤ نہیں چل سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور اس کا فیصلہ تھا اور اسی کا حکم چلا۔ اسلامی تاریخ یا انسانی تاریخ کے کسی دور پر نظر ڈال کر دیکھ لو سوائے ان محروموں اور بدبختوں کے جو خدا تعالیٰ سے دور جا پڑے تھے شیطان کی گود میں کون گیا۔ تھوڑی بہت کامیابی جو شیطان کو ہوئی یہ تو ان کی اپنی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ پس جو مہم ان انقلابات کے ذریعہ روحانی غلبہ کی چلائی گئی تھی اس پر نظر ڈالنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حکم اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے۔ الحکم للہ۔ دوسرے یہ کہ وہ احکم الحاکمین ہے۔ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ کو میں پھر لیتا ہوں۔ میں آج کل کے حالات سے اس کا کچھ جوڑ ملانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کی کوئی تدبیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم روحانی انقلاب کی اس مہم کو ناکام نہیں کر سکتی۔ کون سی تدبیر اس قابل ہوگی کہ وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دعویٰ کو جھٹلا سکے کہ الدین یعنی دین کا کامل غلبہ آپ کے حصہ میں مقدر ہے۔ پس جہاں یہ پتہ لگتا ہے کہ دین اسلام کے خلاف شیطان کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہوگی وہاں اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ شیطانی تدبیریں ضرور ہوں گی کیونکہ جہاں شیطان کا اثر ہوتا ہے وہاں شیطانی تدبیر بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قادیان کے محروم ماحول میں تدابیر ہوئیں پھر پنجاب میں ہوئیں۔ پھر سارے ہندوستان میں ہوئیں اور ایک عرصہ تک وہاں ٹھہری رہیں۔ اس کے بعد جب اسلام کا نور ہندوستان کی حدود سے باہر نکلا اور دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے پھیلنا شروع ہوا۔ پھر ان علاقوں میں احمدیت کو ناکام بنانے کے لئے تدبیریں شروع ہو گئیں اور ان کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہ تو روحانی سلسلہ کے ساتھ چلتا رہتا ہے لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ظلمات کے لشکروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن قریب آ گئے ہیں اس لئے آج ہمیں باہر سے اسلام کے خلاف صرف ملکی یا علاقائی تدابیر کے متعلق ہی معلومات حاصل نہیں ہوتیں بلکہ ایسے منصوبوں کے متعلق ہی ہمارے دوست ہمیں علم دیتے رہتے ہیں کہ جو بین الاقوامی منصوبے ہیں کئی ممالک اکٹھے ہو کر سوچتے ہیں کہ کس طرح جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچایا جائے اور اسلام کی جو زبردست اور عظیم مہم غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے جاری ہوئی ہے اس کو کمزور کیا جائے یا اسے ناکام کیا جائے ان کا دل تو یہی چاہتا ہے کہ اسے بالکل ختم کر دیا جائے لیکن اگر پچھلے ہزاروں سال میں تمہاری تدبیریں کامیاب نہیں ہوئیں تو اب کیسے کامیاب ہوں گی لیکن ان تدابیر اور ان منصوبوں کی مضرات سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ایمان پر پختگی سے قائم ہو اور عمل صالح کے نتیجہ میں حالات کے لحاظ سے اسے جو قربانیاں دینی چاہئیں وہ دے کر دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرے۔

غرض حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کے خلاف ایک زبانی اور ناکام ہونے والے دعویٰ کا اعلان تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس قسم کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے اور خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا۔ الدین یعنی اس کا غلبہ اور استیلاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مقدر ہو چکا ہے یہ تو ہو کر رہے گا لیکن اس غلبہ کو عملی طور پر دنیا میں قائم کرنے کے لئے جماعت مومنین کو ہزارہا قسم کی قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اور ظلم سہنے پڑتے ہیں اور دکھ جھیلنے پڑتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وہ وارث بنتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ ان کی ڈھال بن کر دنیا سے یہ کہتا ہے کہ جو کرنا ہے کر لو جس تدبیر پر عمل کرنا چاہتے ہو کر لو۔ جو منصوبہ بنانا چاہتے ہو بناؤ اور اس پر عمل کر کے دیکھ لو لیکن جس طرح پہلے اور نسبتاً چھوٹے انقلابات کو تمہاری تدابیر ناکام نہیں کر سکیں اسی طرح اس سے زیادہ بڑھ کر یہ امکان ہے کہ اس انقلاب عظیم کو تمہاری کوئی تدبیر خواہ وہ بین الاقوامی تدبیر ہی کیوں نہ ہو ناکام نہیں کر سکے گی۔"

(الفضل ۳۱ر جولائی ۱۹۷۲ء

صفحہ ۵، صفحہ ۶)

اعلانِ داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ائیر تا فورتھ ائیر کا داخلہ مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۲ء سے شروع ہو چکا ہے۔ انٹرویو ۹ بجے سے گیارہ بجے تک روزانہ۔

معیار داخلہ:۔ میٹرک یا ایف۔ اے پاس۔

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔

پراسپیکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج۔ ربوہ)

احباب مطلع رہیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دار النصر۔ دار العلوم اور مسجد اقصیٰ کی پہاڑیوں سے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی ہیں کسی شخص کو پتھر نکلوانے، روڑی تیار کرنے یا اٹھوانے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی زمین اور پلاٹس سے مٹی کھود کر اٹھانے کی بھی کسی صورت میں اجازت نہیں ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

(ناظم جائداد)

دین کی راہ میں قربانی بہتر چیز ہے

(بقیہ صفحہ اول)

یہ بات کر دینی چاہئیے کہ اصل چیز جس کا قائم رہنا ضروری ہے وہ اسلام اور احمدیت ہے۔ ہر احمدی قصر احمدیت کی اینٹ ہے اور اگر کسی وقت کسی اینٹ کو اس لئے توڑ کر پھینکنا پڑے کہ قصر احمدیت کے لئے یہی مفید ہے تو اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھنا چاہئیے۔"

(الفضل ۳ر اپریل ۱۹۶۱ء)

درخواست دعا

مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ اور مکرم جمیل الرحمٰن صاحب چنیوٹ حال ربوہ چار پانچ روز سے متعدد بخار کی وجہ سے بیمار ہیں سب احباب کی خدمت میں ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سردار عبد القادر

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ حال ربوہ

بجلی کی رو کل بھی بار بار بند ہوتی رہی

ربوہ ۲۷ر ظہور۔ یہاں کل ۲۶ر اگست کو بھی بجلی کی رو بار بار بند ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔ کل دن اور رات کے اوقات میں تین چار مرتبہ بجلی بند ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴